ملاقاتیں کیں۔ جن میں انہوں نے ایک نئی سوڈان کونسل آف چرچز کی تشکیل کے بارے میں بات چیت کی۔ کونسل، سوڈان پیپلز لبریشن آرمی کے زیر انتظام ملکی علاقوں میں آباد عیسائیوں کو فوری امداد اور حمایت مہیا کرے گی۔ سوڈان اس وقت اپنی تیسری خانہ جنگی کے ساتویں سال میں ہے۔ دس سال کے قدرے امن کے بعد 1983ء میں جنگ اس وقت شروع ہوئی جب حکومت نے رجعت پسندانہ اسلامی قانون شریعت نافذ کرنا شروع کیا اور جنوب کی نیم خود مختار حکومت کو برطرف کر دیا ملک کی 70 فیصد آبادی مسلمان ہے جب کہ 20 فیصد عیسائی، جس کی زیادہ تر اکثریت جنوب میں رہتی ہے۔ بغاوت کا آغاز بور نامی شہر سے ہوا اور سوڈانیز پیپلز لبریشن آرمی (SPLA) کی بنیاد رکھی گئی۔ ایس پی ایل اے ایک قومی تحریک ہے۔ ملک کے تہائی جنوبی حصے پر اس کا کنٹرول ہے اور عیسائیت کو کھلی مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔

بور کے بشپ ریٹائرڈ عزت مآب نتھنیل گیرنگ این ایس سی کے ڈپٹی چیرمین ہیں۔ سوڈان کے مسائل و مشکلات کے باوجود انہوں نے لندن میں بڑے پرامید لہجے میں خطاب کیا "لوگوں کو پہلے سے کہیں زیادہ خدا تک رسائی حاصل ہے۔ ایس-پی-ایل-اے کے علاقے میں چرچ پھل پھول رہا ہے" اور چرچز تعلیم اور علاج مہیا کرنے میں اپنا ضروری کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاہم حال ہی میں حکومت نے ایس پی ایل اے کی کامیابی کو چرچ کی سرگرمیوں کا مرہون منت قرار دیا ہے۔ حکومت نے سیکورٹی کے انتظامات سخت کر دیے ہیں چنانچہ خرطوم میں سوڈان کونسل آف چرچز جیسی تنظیمیں جنوب کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے قابل نہیں رہی ہیں۔ چنانچہ این ایس سی کی ضرورت کے پیش نظر بشپ گیرنگ اور تورت کے کیتھولک بشپ تابان پیرائڈ پر مشتمل ایک کونسل قائم کی گئی ہے موخر الذکر جس کے چیرمین ہوں گے۔ ایک مشترکہ بیان میں ان دونوں حضرات نے کہا کہ کونسل انہیں اس قابل بنائے گی کہ وہ مصائب زدہ لوگوں کی موثر طور پر خدمت کر سکیں۔ (رپورٹ۔ چرچ ٹائمز)

ایشیا

"مشنریوں کی ضرورت ہے" – "دایا کے لوگوں میں زمین ہموار ہے"

مقامی آبادی کے سب سے بڑے گروہ دایا نے یسوع مسیح کو دریافت کرتے ہوئے اس کی جانب بڑی تیزی سے بڑھنا شروع کر دیا ہے وہ عیسائی عقیدے اور تمام مردوں اور عورتوں کے لیے

اس کی محبت اور نجات کے پیغام کو قبول کر رہے ہیں۔

سنگاؤ، کالیمنٹن بارات یا مغربی برونو (انڈونیشیا) کے اس صوبے اور بشپی حلقے میں چار لاکھ پانچ ہزار باشندوں میں سے دو لاکھ ستاون ہزار کی اکثریت "دایا" کے نسلی گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ان کے بعد ملایو 93,870 جاوائی 27,220 اور چینی 17,510 کا نمبر آتا ہے۔ دایا کی اکثریت کیتھولک ہے 130,390 کیتھولک تقریباً تمام کے تمام دایا ہیں جبکہ 100,000 دایا ابھی تک روحیت مظاہر کے پیروکار ہیں۔ پروٹسٹنٹ کیتھولکوں سے پہلے اس علاقے میں پہنچے ان کی اس وقت تعداد 51,775 ہے جو مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ یہ لوگ اب چھوٹے گروپوں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں اور اکومینیکل مکالمہ شروع کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔ کیتھولک بننے والے دایا کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بتپسمہ دیے ہوئے 130,390 کیتھولکوں کے علاوہ 26,835 افراد مذہبی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ 30,180 افراد مذہبی ہدایات حاصل کرنے کے منتظر ہیں۔ تبلیغ کے بیج بونے کے لیے دایا کے لوگوں میں زمین ہموار ہے لیکن اس کے لیے مزید مشنریوں کی ضرورت ہے۔ گیارہ چھوٹے کلیسائی حلقوں میں سے شمال میں واقع پانچ حلقوں میں کپوچینز COPUCHINS مشنری مصروف عمل ہیں جبکہ علاقے کے باقیماندہ چھ حلقوں میں پیشنسٹس PASSINISTS خدمات انجام دے رہے ہیں جنہیں بشپی حلقے کے چند پادریوں کا تعاون حاصل ہے جبکہ بشپی حلقے کے 902 سٹیشن 27 پادریوں (11 کپوچینز 11 پیشنسٹس 2 ڈیوائن ورڈ فادرز DIVINE WORD FATHERS اور 3 بشپی حلقوں کے پادری) کے علاوہ 10 برادرز، 3 اداروں کی 37 ننوں اور کل وقتی 47 دینیاتی اساتذہ کے سپرد ہیں۔ ان کے ساتھ 1200 پرممپن PERMIMPIN یا عباداتی رسوم کے راہنما بھی کام کر رہے ہیں جو بشپی حلقے میں دور دراز کے 1172 دیہات میں تبلیغ میں مصروف ہیں غیر مقلد پادریوں کے توسط سے باقاعدہ علم نہ رکھنے والے افراد کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔

مختلف مراکز کے ذریعے عیسائی اپنے عقیدے میں گہرائی اور روزمرہ کے معمولات میں اپنے عیسائیانہ جذبے کی تجدید کرتے ہیں ان مراکز میں کپوچینز CAPUCHINS کے زیر انتظام روحانیت کا للاورنا سنٹر LA VERNA CENTRE ایک دینیاتی مرکز اور اس کی نصابی، خلوتی اور پرجوش مشنری سرگرمیاں شامل ہیں۔ بشپی حلقے کی 8 بڑی درسگاہیں 25 پیشنسٹس اور 15 کپوچینز کے علاوہ مقامی چھوٹی درسگاہ کے 32 طلبہ پیشہ ورانہ تحریک کے لیے حوصلہ مندانہ علامات ہیں۔ تعلیمی مصروفیات کے پہلو بہ پہلو چرچ عوام کے قریب رہنے کے لیے تعلیم، صحت اور سماجی بہبود کے شعبوں میں خدمات انجام دے رہا ہے۔ چرچ کے زیر انتظام اس وقت مختلف قسموں اور درجوں کے 38 سکول ہیں جن میں 6000 سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں اسکے ساتھ صحت اور سماجی بہبود کے

46 مراکز ہیں جن سے تقریباً 7000 افراد مستفید ہو رہے ہیں۔
جشپی حلقے کے 18320 کلومیٹر وسیع و عریض رقبے میں دریائے کپواس (CAPUAS) مشرق سے مغرب کی جانب بہتا ہے جس سے چھوٹی چھوٹی ندیوں کا ایک جال وابستہ ہے۔ خط استوا پر واقع یہ علاقہ سدا شاداب جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے اور اس میں دلدلوں کا علاقہ بھی ہے جہاں لوگوں کی خاصی بڑی تعداد بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہاں بمشکل ہی کوئی سڑک نظر آتی ہے چنانچہ دریا کے کنارے سے آباد مرتدین کے مختلف مراکز تک رسائی کے لیے مشنری سست رفتار اور اکثر خطرناک کشتی رانی کے قابل آبی گزرگاہیں استعمال کرتے ہیں۔ اس ثقافت آمیز تبلیغ کا مقصد ہمیشہ سے دایا مظاہر پرستوں میں تبدیلی مذہب کا فروغ اور تازہ دم عیسائیوں کو اپنے نسلی گروہوں میں تبلیغ کی تربیت فراہم کرنا رہا ہے۔ (رپورٹ انٹر نیشنل فیلڈز سروس)

لیڈ ٹار کا کہنا ہے کہ وقت "ایوانجلزم کے لیے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے"

بالی کے مشنری سکول برائے ایوانجلزم (تبلیغ) کے نوجوانوں کے سربراہ رولینڈ لیڈ ٹار کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کے باعث انڈونیشیا میں وقت شاید ایوانجلزم کے لیے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے۔ مسٹر لیڈ ٹار جو دولت مشترکہ کے کھیلوں میں شرکت کے لیے نیوزی لینڈ آئے تھے بتایا کہ مسلم پولیٹیکل پارٹی انڈونیشیا کی دوسری مضبوط ترین جماعت ہے جو 1992ء کے الیکشن میں حکومت بنا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا دنیا میں سب سے بڑا مسلم ملک ہے تاہم موجودہ حکومت مذہبی آزادی کی حفاظت کر رہی ہے "لیکن میں نہیں جانتا کہ خداوند ہمیں کب تک اس قسم کی آزادی سے نوازتا رہے گا"۔
مسٹر لیڈ ٹار کا کہنا ہے کہ انڈونیشیا کے عیسائیوں کو جو چیلنج درپیش ہے اس سے ابھی تک آگاہ نہیں ہو سکے۔ "ہمارے پاس اب زیادہ وقت نہیں رہا کہ ہم انہیں (عیسائیوں کو) کھڑے ہوئے اور کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں۔
خطرے کے باوجود چرچ، انڈونیشیا خاص طور پر جاوا کے جزیرے میں پھل پھول رہا ہے لیکن وہ مشن کی سرگرمیوں میں مزید چرچوں کی شمولیت دیکھنا چاہتے ہیں۔ انڈونیشیا کے 5000 آباد جزیروں میں اکثر ایسے ہیں جہاں ابھی تک عیسائیت کا پیغام نہیں پہنچ سکا۔ مسٹر لیڈ ٹار لوگوں کے ان گروپوں تک جن تک کوئی نہیں پہنچا، رسائی حاصل کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ وہ 1988ء سے "سکول آف ایوانجلزم" کی متعدد ٹیمیں چرچوں کے قیام کے لیے مختلف جزائر میں